بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

لغات و اعراب قرآن کے نام سے پروفیسر حافظ احمد یار صاحب کی بلند پایہ تالیف کی قسط وار اشاعت کا آغاز جنوری ۱۹۸۹ء سے ہوا تھا۔ قارئینِ کرام کے علم میں ہے کہ محترم حافظ صاحب نے خدمتِ قرآنی کے اس عظیم کام کا آغاز اواخر ۱۹۸۸ء میں کیا تھا۔ اور اس کی ضرورت کا احساس انہیں قرآن اکیڈمی کی دو سالہ کلاس میں ترجمۂ قرآن کی تدریس کے دوران ہوا۔ پھر رمضان المبارک کے دوران جامع القرآن، قرآن اکیڈمی میں نمازِ تراویح کے ساتھ ساتھ ترجمۂ قرآن کے شبینہ پروگرام نے اُن کے اس دیرینہ شوق کو مزید ہوا دی کہ لغت اور اعراب کی تفصیلی بحث کے ساتھ قرآن حکیم کے الفاظ کا ترجمہ اگر اُردو زبان میں کر دیا جائے تو طالبانِ قرآن کے لیے بہت سہولت ہو جائے گی اور فہمِ قرآن اور ترجمہ و بیانِ قرآن کی راہ کی بہت سی رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔ چنانچہ حافظ صاحب نے اپنی پیرانہ سالی کے باوصف اللہ کی نصرت و تائید کے بھروسے پر اس گرانقدر علمی منصوبے پر کام کا آغاز کر دیا اور لغت اور اعراب کی بحث کے ساتھ ساتھ اپنے ذوق کے مطابق رسم، اور ضبط، کی بحث کو بھی شاملِ تالیف کر لیا جس کے باعث بلاشبہ اس کاوش کی علمی افادیت کئی چند ہو گئی ہے اور یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ اُردو زبان میں اپنی نوعیت کا یہ منفرد کام ہے۔

محترم حافظ صاحب نے اپنے حلقہ احباب میں متعدد بار ان جذبات کا اظہار کیا ہے کہ انہیں اس سلسلے میں نہ کسی صلے کی تمنا ہے نہ ستائش کی پرواہ، اور واقعہ بھی یہی ہے کہ وہ خدمتِ قرآنی کے جذبے سے جس درجے سرشار ہو کر اس کتاب کی تالیف میں منہمک ہیں اُس پر یہ مصرعہ صادق آتا ہے کہ "جس کا عمل ہے بے غرض اس کی جزا کچھ اور ہے"۔ تاہم وہ اس بات کے شدت سے متمنّی ہیں کہ اصحابِ علم اُن کی اس کاوش پر بغور تنقیدی نگاہ ڈالیں، کوئی بات غلط محسوس ہو تو نشاندہی کریں، حافظ صاحب اُن کے ممنونِ احسان ہوں گے، اسی طرح اگر اسے مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں کوئی صاحب اپنے ذہن میں کوئی تجویز رکھتے ہوں تو ضرور دیں، حافظ صاحب اس کا خیر مقدم کریں گے تاکہ ابتدائی مرحلے ہی میں اس کام کو امکانی حد تک خامیوں سے پاک اور ممکنہ حد تک بہتر بنایا جا سکے۔ قارئینِ حکمتِ قرآن، میں یقیناً اصحابِ علم و فضل کی کمی نہیں ہے ہمیں توقع ہے کہ محترم حافظ صاحب کی یہ اپیل صدائے بازگشت کی مانند تنہا واپس نہیں لوٹے گی۔

© rasailojaraid.com